میلادالرسول ﷺ
تالیف
محمد فہیم مصطفائی
نعمان پبلیکیشنز گوجرانوالہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

نام کتاب .... میلادُالرسول ﷺ
مرتب .... محمد فہیم قادری مصطفائی 0300-4406838
اوّل ایڈیشن .... ربیع الاول 1431ھ فروری 2010ء
تعداد 2200
دوم ایڈیشن .... جولائی 2010ء
تعداد 1100
سوم ایڈیشن .... جنوری 2011ء
تعداد 2200
صفحات 32
ہدیہ .... 28 روپے

نوٹ : اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی تحفہ میں پیش کریں اور اس کتاب کو مفت تقسیم کرنے والے حضرات کو خصوصی رعائیت کی جائے گی.

ملنے کے پتے

مکتبہ رضائے مصطفیٰ دارالسلام چوک گوجرانوالہ، مکتبہ ضیاء العلوم راولپنڈی، مکتبہ جمال کرم لاہور
مکتبہ اہلسنت اندرون لوہاری گیٹ لاہور، مکتبہ جمال کرم دربار مارکیٹ لاہور، رضاورائٹی ہاؤس لاہور
مکتبہ قادریہ میلاد مصطفیٰ چوک گوجرانوالہ، مکتبہ غوثیہ گوجرانوالہ، مکتبہ اعلیٰ حضرت داتا دربار مارکیٹ لاہور
کرمانوالہ بک شاپ لاہور، مکتبہ مہریہ ڈسکہ، مکتبہ فیضان اولیاء کاموکی، مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ جلالیہ وصراط مستقیم فوارہ چوک گجرات، مکتبہ المصطفیٰ سیالکوٹ، عطاری ڈسکہ، مکتبہ قادریہ لاہور
مکتبہ المصطفیٰ اندرون لوہیانوالہ گوجرانوالہ، مکتبہ دارالعلوم دربار مارکیٹ لاہور، المدینہ دارالاشاعت لاہور

فہرست

میلاد کی لُغوی تحقیق

لغت کی مشہور کتاب ''لسانُ العرب'' میں ہے:

﴿ مَوْلِدُ الرَّجُلِ: وَقْتُ وِلَادِهِ، مَوْلِدُهُ: اَلْمَوْضِعُ الَّذِیْ وُلِدَ فِیْهِ، مِیْلَادُ الرَّجُلِ: اِسْمُ الْوَقْتِ الَّذِیْ وُلِدَ فِیْهِ ﴾ [لسان العرب:۱۵/۳۹۳]

لغت کی ایک اور کتاب ''منجد'' میں ہے:

''[مولد] پیدائش کی جگہ یا وقت، [میلاد] پیدائش کی جگہ یا وقت، [میلاد] پیدائش کا وقت، [عید المیلاد] حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا دن۔'' [منجد:۹۸۶]

کتبِ اَحادیث میں لفظِ میلاد کا ذکر

﴿ بَابُ: مَاجَآءَ فِیْ مِیْلَادِ النَّبِیِّ ﴾ [سنن ترمذی: کتاب المناقب، باب ماجاء فی میلاد النبی: ۲/۲۰۱]

اِمام اِبنِ حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں ''محمد'' نام رکھے گئے لوگوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک نام ''محمد بن سلمہ'' کے بارے لکھتے ہیں.

﴿ وَهُوَ غَلَطٌ فَاِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مِیْلَادِ النَّبِیِّ ﷺ بِمُدَّةٍ فَفُضِّلَ لَهُ خَمْسَةٌ وَقَدْ خُلِصَ لَنَا خَمْسَةَ عَشَرَ ﴾ [فتح الباری:۶/۵۵۷]

علامہ اِبنِ عساکر لکھتے ہیں:

﴿عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ وَهُوَابْنُ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ سَنَةً وَكَانَ اَقْدَمَ فِی الْمِیْلَادِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ﴾ [ابن سعد: الطبقات الکبریٰ:۳/۲۵۹]، [ابن عساکر، تاریخ دمشق کبیر:۴۳/۴۷۱]

''اِبنِ عون لکھتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ۹۱ سال کی عمر میں شہید کئے گئے اور وہ میلاد میں حضور نبی اکرم ﷺ سے پہلے آئے تھے۔''

میلاد کسے کہتے ہیں؟

میلاد کی دو صورتیں ہیں، پہلی صورت یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت اور آپ کے فضائل و مناقب کا ذکر

کیا جائے، آپ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے کسی صورت میں، اکیلے یا اجتماعی طور پر۔

دوسری صورت مروجہ محافل میلاد کی ہے جن میں باقاعدہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے جس میں تلاوت، نعت شریف اور حضور ﷺ کی ولادت کے تذکرے اور آپ کے فضائل و مناقب بیان کئے جاتے ہیں اور تبرک وغیرہ کا اِہتمام کیا جاتا ہے اور حضور ﷺ کی آمد پر خوشی کا اِظہار کیا جاتا ہے۔

دونوں صورتوں کا حکم علیحدہ علیحدہ ہے، پہلی صورت میں محفلِ میلاد منانا اللہ تعالیٰ، انبیاءِ کرام، رسولِ اکرم ﷺ، صحابۂ کرام، محدثینِ عظام اور جمہور عوام الناس کی سنت مبارکہ ہے، دوسری صورت میں محافل میلاد کا آغاز ۶ھ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی اور اِربل کے بادشاہ سلطان مظفر الدین ابو سعید کبری (۶۳۰ھ) نے کیا، اِمام ذہبی نے اپنی کتاب [سیر اعلام النبلاء:۱۶/۲۷۴] میں مذکورہ بادشاہ کی بہت تعریف و تحسین کی کہ یہ بہت زیادہ صدقہ و خیرات کرنے والے اور مہمان نواز تھے، امام ذہبی کہتے ہیں کہ یہ بادشاہ سنی العقیدہ، نیک دل اور متقی تھا، امام ذہبی لکھتے ہیں کہ شاہ مظفر ہر سال محفل میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا جو موجودہ کرنسی کے مطابق تقریباً ایک ارب بیس کروڑ پاکستانی روپے بنتے ہیں۔

اسی طرح ایک اور عظیم شخصیت علامہ ابن کثیر نے بھی مذکورہ بادشاہ کی تعریف و تحسین کی اور ان کے تقوی و پرہیزگاری اور دریادلی کا ذکر کیا ہے اور لکھا کہ مذکورہ بادشاہ بڑے ہی جوش و جذبہ اور مسرت و سرور سے محافل میلاد النبی کا اہتمام کرتا تھا۔ [البدایہ والنہایہ:۹/۱۸]

لہٰذا مروجہ محافل میلاد ایک مستحب عمل ہے جس کو جمہور محدثین، مفسرین اور جمہور اہلِ اسلام دنیا بھر میں کرتے آرہے ہیں، اسلئے اِس پاکیزہ محفلِ میلاد کو شرک و بدعت کہنا قرآن و سنت سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے۔

حضور ﷺ کے میلاد پر خوشی منانا کیوں ضروری ہے؟

میلاد پر خوشی منانے کی پہلی دلیل

اِسلام ایک نہایت جامع و مکمل دین ہے، اُس نے ہمیں صرف عبادت و ریاضت کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ انسانی زندگی کے ہر شعبے پر نظر رکھی ہے اور ہر شعبے کے متعلق تمام معاملات میں رہنمائی فرمائی ہے، انسانی زندگی میں خوشی کے مواقع بھی آتے ہیں اور غمی کے مواقع بھی، دوسرے لوگ غم میں خدا کو بھول جاتے ہیں اور خوشی میں زیادہ ہی پھول جاتے ہیں، جبکہ اِسلام نے تمام لمحوں میں انسان کی دست گیری کی اور اسے دونوں حالتوں میں سنبھالا اور بتایا کہ غم کیسے کرو اور خوشیاں کیسے مناؤ؟

معزز قارئین!

ویسے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں خوشی کے بے شمار مواقع عطا فرماتا ہے اور ہم ہر موقع پر مختلف طریقوں سے خوشیاں مناتے ہیں، مثلاً بچے کی پیدائش کی خوشی، شادی کی خوشی، آزادی ملنے کی خوشی، پھر بعض خوشیاں شخصی ہوتی جو صرف ایک شخص کو خوش کرتی ہیں جیسے کوئی بیمار تندرست ہوجائے، بعض خوشیاں خاندانی ہوتی ہیں، جیسے: بیٹے کے پیدائش کی خوشی، بعض خوشیاں صوبے بھر کیلئے ہوتی ہیں، بعض خوشیاں ملک بھر کیلئے ہوتی ہیں جیسے [۱۴] اگست .... مگر اِسی آسمان کے نیچے اور اِسی زمین کے اوپر ایک خوشی ایسی بھی آئی جو سب کیلئے عام تھی، ساری مخلوق نے وہ خوشی منائی، خود خالق کائنات نے بھی وہ خوشی منائی، سارے انسانوں اور سارے فرشتوں کو ایسی خوشی پہلے کبھی نہ ملی تھی اور نہ ہی بعد میں کوئی ایسی خوشی ملے گی۔

اے مسلمانو!

غور کرو کہ وہ خوشی کونسی ہوسکتی ہے؟..... تو سنئے کہ وہ خوشی سید الابرار، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، سید سروراں، سید اِنس وجان، نیر بطحا، سرنشینِ مہوشاں، نورِ ذاتِ لم یزل، صاحبِ اَلم نشرح، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی آمد کی خوشی تھی۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائشِ مولا کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے عرش کے چاند آرہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

محترم قارئین!

خوشیوں کی عمریں مختلف ہوتی ہیں، کوئی خوشی ایک ساعت کیلئے، کوئی ایک دن کیلئے، کوئی ایک ماہ کیلئے کوئی ایک سال کیلئے جبکہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی ایسی عظیم خوشی ہے جو ہمیشہ سے منائی جاتی رہی ہے اور قیامت تک منائی جاتی رہے گی، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء نے حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں دیں اور خوشیاں منائیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کا ذکر ان الفاظ میں کیا: چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ﴾ [الصف:۶]

''اور خوشخبری دیتا ہوں اُس رسول کی جو میرے بعد آئے گا، اُس کا نام احمد ہوگا۔''

غور کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی خبر کو مبشر کے لفظ سے ذکر کیا حالانکہ اس کیلئے مخبر اور اِعلان کا لفظ بھی استعمال کیا جاسکتا تھا لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ خبر اور اعلان تین طرح کا ہوتا ہے خوشی کی خبر، غمی کی خبر، نہ خوشی نہ غمی کی خبر مگر بشارت صرف وہی خبر ہوتی ہے جس میں خوشی ہو جیسا کہ علامہ بیضاوی لکھتے ہیں۔

﴿ اَلْبِشَارَةُ هُوَ الْخَبَرُ السَّآرُّ فَاِنَّهٗ یَظْهَرُ اَثَرُ السُّرُوْرِ فِی الْبَشْرَةِ ﴾ [تفسیر بیضاوی:۴۷]

''یعنی بشارت اُس خبر کو کہتے ہیں جو خوشی والی ہو، اسلئے کہ یہ خبر انسان کے رخسار پر ایک خاص قسم کی بشاشت اور مسرت کے آثار پیدا کرتی ہے۔''

آپ نے قرآن کی زبان سے سن لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی خبر کو خوشی کی خبر فرمایا اِس سے ثابت ہوا کہ رحمتِ دو عالم ﷺ کی پیدائش کا دن مسرت وشادمانی کا دن ہے اور خوشی منانے کا دن ہے، اسلئے اِس میں کوئی شک نہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت کا دن مسلمانوں کیلئے سب سے بڑی عید ہے۔

میلاد پر خوشی منانے کی دوسری دلیل

جب حضور ﷺ کی ولادت کا مہینہ آتا ہے تو ایک سچے مسلمان کی قلبی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ خوشیاں منانے کیلئے اُس کا دل بے قرار ہوجاتا ہے اور طبیعت بے چین ہوجاتی ہے اور اُسے یوں لگتا ہے جیسے اُس کیلئے کائنات کی ساری خوشیاں ہیچ ہیں اور میلادِ رسول ﷺ کی خوشی ہی حقیقی خوشی ہے بلکہ وہ یوں سمجھتا ہے کہ اِس دن کائنات کی ساری خوشیاں سمٹ کر اُس کے دامن میں آگئی ہیں، اِس سے بڑھ کر اُس کیلئے مسرت اور شادمانی کا اور کون سا موقع ہوگا، وہ تو اِس خوشی سے بڑھ کر کائنات میں کسی خوشی کا تصور بھی نہیں کرتا۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خُم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
بزمِ توحید میں ہم بھی نہ ہوں، تم بھی نہ ہو
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہے وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ، ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہی اِک مدینہ کے چاند ہیں ، سب اُن ہی کے دم کی بہار ہے
اِنہیں کی بو مایۂ سمن ہے ، اِنہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
اِنہیں سے گلشن مہک رہے ہیں ، اِنہیں کی رنگت گلاب میں ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا ، وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان ، جان سے ہے بقا ، وہی بُن ہے بُن سے ہی بار ہے

یہی وجہ ہے کہ علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ شبِ میلاد "لیلۃ القدر" سے بھی افضل ہے، اِسلئے کہ جس رات اَللہ تعالٰی کا کلام اُترا، اَللہ تعالٰی نے اُس رات کو قیامت تک کے اِنسانوں کیلئے "لیلۃ القدر" کی صورت میں بلندی درجات اور شرفِ نزولِ ملائکہ سے نوازا اور اِس ایک رات کو ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا تو جس رات صاحبِ قرآن یعنی مقصود و محبوب کائنات کا جلوہ ہوا اور بزمِ جہاں میں اُس تاجدارِ انبیاء ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو وہ رات بارگاہِ اِلٰہی میں کس قدر مرتبہ والی ہوگی، اِس کا اَندازہ اِنسانی فہم و شعور سے بالاتر ہے، "لیلۃ القدر" کو فضیلت اسلئے ہے کہ یہ نزولِ قرآن اور نزولِ ملائکہ کی رات ہے اور یہ نزول صرف رسول اکرم ﷺ کیلئے ہوا تو اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو نہ ہمیں قرآن ملتا، نہ شبِ قدر ملتی اور نہ کوئی رات ہوتی، حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو فرمایا:

﴿ لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ ﴾ "اے آدم! اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ فرماتا۔"

اور بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں : ﴿ لَوْلَاكَ مَاخَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ ﴾

"اگر اے حبیب ﷺ! آپ نہ ہوتے تو میں زمین و آسمان نہ بناتا۔"

اور امام حاکم نے اِس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ [ھذا حدیث صحیح الاسناد]

[شرح زرقانی علی المواہب:۱/۸۶]،[مستدرک للحاکم:۲/۶۷۲]

زمین و زمان تمہارے لئے ، مکین و مکان تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے ، اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

شبِ میلاد شبِ قدر سے بھی اَفضل ہے

لہذا یہ ساری فضیلتیں میلادِ مصطفٰی ﷺ کا صدقہ ہیں، اسلئے شبِ میلاد شبِ قدر سے بھی افضل ہے،

آئمہ کرام و محدثینِ عظام میں سے کثیر تعداد نے شبِ میلاد کو شبِ قدر سے بہتر قرار دیا، جیسا کہ علامہ قسطلانی امام زرقانی، اِمام نبہانی نے بڑی صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ سب راتیں فضیلت والی ہیں مگر "شبِ میلاد" سب راتوں سے افضل ہے۔

اِمام زرقانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

﴿ اِذَا قُلْنَا بِاَنَّهٗ ﷺ وُلِدَ لَيْلًا فَاَيُّمَا اَفْضَلُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اَوْ لَيْلَةُ مَوْلِدِهٖ ،قُلْتُ : اُجِيْبُ بِاَنَّ لَيْلَةَ مَوْلِدِهٖ اَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ ثَلٰثَةِ وُجُوْهٍ : اَحَدُهَا اَنَّ لَيْلَةَ الْمَوْلِدِ لَيْلَةُ ظُهُوْرِهٖ وَلَيْلَةُ الْقَدْرِ مُعْطَاهُ وَالثَّانِيْ : لَيْلَةُ الْقَدْرِ شُرِفَتْ بِنُزُوْلِ الْمَلَائِكَةِ فِيْهَا وَلَيْلَةُ الْمَوْلِدِ شُرِفَتْ بِظُهُوْرِهٖ وَالثَّالِثُ : اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَقَعَ فِيْهَا التَّفَضُّلُ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَلَيْلَةَ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ وَقَعَ التَّفَضُّلُ فِيْهَا عَلٰى سَائِرِ الْمَوْجُوْدَاتِ ﴾

[زرقانی شرح مواہب اللدنیہ: ۱/۲۵۵]...[المواہب اللدنیہ:۱/۱۳۵]...[جواہر البحار:۳/۴۲۴]

" جب ہم نے یہ کہا کہ حضور ﷺ رات کے وقت پیدا ہوئے تو سوال یہ ہے کہ شبِ میلادِ رسول ﷺ افضل ہے یا لیلۃ القدر؟ تو میں اِس کے جواب میں کہوں گا کہ آپ کی میلاد کی رات "لیلۃ القدر" سے افضل ہے، تین وجوہات سے: پہلی وجہ یہ ہے کہ شبِ میلاد رسول اکرم ﷺ کے ظہور کی رات ہے جبکہ شبِ قدر تو حضور ﷺ کو عطا کی گئی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ شبِ قدر کو فرشتوں کے نزول کی وجہ سے شرف بخشا گیا ہے جبکہ شبِ میلاد کو رسول اکرم ﷺ کے ظہور کی وجہ سے شرف بخشا گیا ہے، تیسری وجہ یہ ہے کہ شبِ قدر میں اُمتِ محمدیہ کی فضیلت ثابت ہوئی جبکہ شبِ میلاد میں تمام مخلوقات کو فضیلت بخشی گئی۔"

میلاد پر خوشی منانے کی تیسری دلیل

اَللہ تعالٰی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے.

﴿ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ﴾ [یونس:۵۸]

"اے حبیب! آپ فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر مسلمانوں کو چاہیئے کہ خوشیاں منائیں۔"

اس آیت کریمہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نازل ہو تو مومنوں کو خوشی منانی چاہئے اور سجدہ شکر بجالانا چاہئے کیونکہ قرآن پاک میں ہے کہ "اگر تم میری نعمت کا شکر ادا کروگے تو میں اسے بڑھا دوں گا، اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا رسول اکرم ﷺ اللہ کا فضل اور رحمت ہیں؟

حضور ﷺ اَللّٰہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہیں

[1]: ارشادِ باری تعالیٰ ﴿ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ ﴾ کے تحت علامہ آلوسی حضرت ابنِ عباس کا قول نقل کرتے ہیں: ﴿ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ الْفَضْلَ الْعِلْمُ وَالرَّحْمَةَ مُحَمَّدٌ وَاَخْرَجَ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْهُ تَفْسِيْرُ الْفَضْلِ بِالنَّبِيِّ ﴾ [تفسیر روح المعانی: الجزء الحادی عشر: ۱۴۱/۶]

"حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فضل سے مراد علم ہے اور رحمت سے مراد حضور ﷺ کی ذات پاک ہے، خطیب اور ابنِ عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ فضل سے مراد رسول اکرم ﷺ ہیں۔"

حضرت علامہ جلالُ الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے بھی اِسی قول کو نقل کیا ہے۔ [الدر المنثور: ۳۳۰/۴]

اس کے علاوہ علامہ ابو الحیان اُندلسی نے "تفسیر البحر المحیط" میں، حضرت امام ابنِ جوزی نے "زاد المسیر" میں اور حضرت امام طبری نے "تفسیر مجمع البیان" میں بھی اس قول کو نقل کیا ہے کہ فضل اللہ سے مراد رسولِ اکرم ﷺ ہیں۔ [تفسیر البحر المحیط: ۱۷۱/۵]...[زاد المسیر: ۴۰/۴]

[2]: ﴿ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴾ [النساء: ۸۳]

"اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم شیطان کے پیروکار ہو جاتے سوائے چند کے۔"

اللہ تبارک وتعالیٰ کا خطاب عام مومنین اور صحابۂ کرام کو ہے۔ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں کثیر مفسرین نے لکھا کہ اللہ کا فضل اور رحمت حضور ﷺ کی ذات ہیں۔

نوٹ: سوال یہ ہے کہ گذشتہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے اللہ کے فضل اور رحمت کے نزول پر خوشی منانے کی اجازت کیوں دی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں (حضور ﷺ) کی آمد اور بعثت کو اپنا فضل قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس میرے محبوب تشریف نہ لاتے تو تم میں سے اکثر لوگ شیطان کے پیروکار ہو چکے ہوتے اور کفر وشرک اور گمراہی وتباہی تمہارا مقدر بن جاتی، پس میرے محبوب نبی کا تمہارے پاس مبعوث ہونا تم پر اللہ کا فضل بن گیا کہ آپ کی آمد کے صدقے تمہیں ہدایت نصیب ہوئی اور شیطان کی گمراہی سے بچ گئے، اگر حضور ﷺ کی تشریف آوری نہ ہوتی تو تم شیطان کے پیروکار ہو جاتے اسلئے یہ اللہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے، جس پر تمہیں ضرور خوش ہونا چاہئے۔

[3]: ﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ [الجمعہ: ۴]

"یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہے عطاء فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ فضل اور عظمت والا ہے۔"

اِس آیتِ کریمہ میں حضور ﷺ کی تشریف آوری کو فضلِ الٰہی کہا گیا ہے جیسا کہ حضرت امام جلالُ الدین سیوطی رضی اللہ عنہ اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ "اَلنَّبِيُّ وَمَنْ ذُكِرَ مَعَهٗ" ﴾ [تفسیر جلالین: ۴۶۰]

"یعنی اِس آیت میں فضل سے مراد رسولِ اکرم ﷺ اور آپ کے ساتھ مذکور کتاب) ہے۔"

[4]: ﴿ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴾ [البقرہ: ۱۰۵]

"اَیْ اِشْعَارٌ بِاَنَّ اِيْتَاءَ النُّبُوَّةِ مِنَ الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ" [تفسیر خازن: ۲۶۵/۴]، [تفسیر الکشاف: ۲۰۱/۱]

"اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے، اِس آیت کریمہ میں یہ خبر دی ہے کہ نبوت کا عطا کرنا بندوں پر بڑا فضل ہے"۔ حضرت امام زمخشری، امام آلوسی، امام نسفی، امام ابن کثیر و دیگر کثیر مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں فضل اللہ سے مراد رسولِ اکرم ﷺ ہیں۔

معزز قارئین!

مندرجہ بالا آیاتِ کریمہ میں جب نصِ قطعی سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت سے مراد رسولِ اکرم ﷺ ہیں اور گذشتہ آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اللہ کے فضل اور رحمت پر خوشی کا اظہار کرنا چاہئے، اب سوال یہ ہے کہ ہمارے ہاں خوشی منانے کے مروجہ جائز طریقے کیا ہیں؟ وہ یہ ہیں کہ ہم خوشی منانے کیلئے جسم ولباس کو پاک کرتے ہیں، مکان ودکان کو پاک کرتے ہیں، گھر کو اچھے طریقے سے سجاتے ہیں تزئین وآرائش کرتے ہیں، جھنڈیاں اور لائٹیں وغیرہ لگاتے ہیں، دوست احباب کی ضیافت کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے چہرے پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اب تم بتاؤ کہ اگر تمہارے گھر شادی کا موقع ہو یا کوئی اور خوشی کا موقع ہو تو تم کپڑے میلے کچیلے پہن لو اور اپنے گھر کو گندا کرلو اور مکان میں اندھیرا کردو اور چہرے پر تیوری چڑھا لو تو کون سمجھدار آپ کے اس عمل کو اچھا کہے گا، سب اس کو بے وقوفی ہی کہیں گے تو پھر ظاہر ہے کہ خوشی کے جتنے جائز طریقے ہیں وہ سب عید میلاد کو استعمال ہوں گے۔

چنانچہ نبی رحمت ﷺ کے عشاق بارہویں کو آپ کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں، آپ پر درود وسلام بھیجتے ہیں، اپنے گھروں اور مساجد وغیرہ کو سجاتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں اور مختلف مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں جو سب خوشی کے جائز طریقے ہیں، ان سے اہلِ ایمان اپنی ایمانی بشاشت اور روحانی شادمانی کا اظہار کرتے ہیں اور اہلِ ایمان ماہِ ربیع النور شریف میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کی تشریف آوری پر خوشیاں منا کر قرآن کے مدعاء اور منشاءِ حکم الٰہی پر عمل کر کے مزید رحمتیں سمیٹتے ہیں۔

اب جن لوگوں کیلئے رسول اکرم ﷺ کی آمد خوشی کا باعث نہیں، وہ چاہے اپنے گھروں کو گندا رکھیں اور اپنے ماتھے پر تیوریاں چڑھائیں، ہمیں ان سے کیا؟ ہمیں تو سارے جہان سے بڑھ کر خوشی ہی پیارے آقا ﷺ کی آمد کی ہے، اسلئے ہم تو یہ خوشیاں مناتے رہیں گے۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم
مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر اُن کا سناتے جائیں گے

لاکھ مر جائیں سر پٹک کر حسود ، مگر ہم نہ چھوڑیں گے محفلِ مولود
اپنے آقا ﷺ کا ذکر کیوں چھوڑیں ، جن کی اُمت ہیں اُن سے منہ کیوں موڑیں
رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا ، پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل ، یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
جو نہ بھولے ہم غریبوں کو رضا ، ذکر اُن کا اپنی عادت کیجئے
ذکر اُن کا چھیڑیئے ہر عادت میں ، چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے
ظالموں محبوب کا تھا حق یہی ، عشق کے بدلے عداوت کیجئے

میلاد پر خوشی منانے کی چوتھی دلیل

﴿ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾

''اور بہر حال تم اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو۔'' [پارہ:۳۰، سورۃ الضحیٰ:۱۱]

اب اس آیت کریمہ میں رب تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا کیا کرو، اب ایک مومن کیلئے رسول اکرم ﷺ کی آمد سے بڑھ کر کیا نعمت ہو سکتی ہے۔

میلاد پر خوشی منانے کی پانچویں دلیل

﴿ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ﴾

''اور اپنے اوپر (کی گئی) اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں

میں الفت پیدا کر دی پس تم اس کی نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔'' [آل عمران:۱۰۳]

یہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے کہ اُس نے ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ دیا اور باہم خون کے پیاسوں کو ایک دوسرے کا غمخوار بھائی بنا دیا، ان کی نفرتوں اور عداوتوں کو محبتوں اور مروتوں میں بدل دیا، لیکن یہ بھی سوچیں کہ یہ نعمت حضور ﷺ کی بعثت کے صدقے نصیب ہوئی، اس نعمت کا مبداء و مرجع حضور ﷺ کی ذات گرامی ہے۔

آپ ﷺ کی اس دنیا میں تشریف آوری کی بدولت جو لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے وہ باہم شیر و شکر ہو گئے اور ایک دوسرے کی محبت اور اُلفت کے امین ہو گئے تو جب عام نعمتوں کے حصول پر شکر ادا کرنا لازم قرار دیا گیا تو جو ہستی کائنات کی سب نعمتوں سے بڑھی نعمت ہے تو اس کی تشریف آوری کا شکر بجالانا بدرجہ اولیٰ لازم ہوگا کیونکہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں۔

حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں

رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا ﴾ [ابراہیم:۲۸]

''کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جو اللہ کی نعمت کو بدل دیتے ہیں انکار کر کے۔''

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

﴿ مُحَمَّدٌ نِعْمَةُ اللّٰهِ ﴾ ''محمد ﷺ اللہ کی نعمت ہیں۔'' [صحیح بخاری: کتاب المغازی، باب قتل ابی جہل:۵۶۶/۲]

پہلی دو آیات سے یہ بات ثابت ہوئی تھی کہ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا چاہئے اور تیسری آیت سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ اللہ کی نعمت ہیں تو نتیجہ یہ نکلا کہ مومنوں کو حضور ﷺ کے نعمت ہونے کو بھی یاد کرنا چاہئے لہذا دنیا بھر کے مسلمان ماہ ربیع النور شریف میں حضور ﷺ کے نعمت ہونے کو خصوصاً یاد کرتے ہیں اور آپ کی ولادت کا ذکر کر کے اس نعمت کا شکر بجالاتے ہیں اور آپ ﷺ کے فضائل و مناقب بیان کرنے کیلئے محافل میلاد کا اہتمام کرتے ہیں جو کہ قرآن کے عین مطابق ہے، اب سوال یہ ہے کہ شکرانہ نعمت کے کیا طریقے ہیں؟

شکرانہ نعمت کے معروف طریقے

☆ ذکر نعمت ☆

قرآن پاک نے نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی ایک صورت یہ بیان کی ہے کہ اللہ کی رحمت اور اس کی نعمت کو یاد رکھا کرو جیسا کہ بنی اسرائیل پر کی گئی نعمتوں کے تذکرے سورہ بقرہ میں یوں بیان کئے گئے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ﴾ [البقرہ:۴۷]

"اے بنی اسرائیل! یاد کرو میری ان نعمتوں کو جو میں نے تم پر کیں۔"

☆ اظہارِ نعمت ☆

نعمت کا شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کے حصول پر ان کا اظہار کرے، خوشی منانے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے سامنے ان کا تذکرہ بھی کرے، یہ بھی اللہ کی نعمت پر شکر ادا کرنے کی صورت ہوگی جس کا ذکر قرآن میں یوں ملتا ہے۔

﴿ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴾ [الضحیٰ:۱۱]

"اور آپ کے رب نے جو نعمت عطا فرمائی ہے اس کا بیان کرتے رہیں۔"

یہاں پہلے ذکرِ نعمت کا حکم ہے جس سے مراد یہ ہے کہ اس نعمت کو دل سے یاد کرو اور زبان سے ذکر کرو لیکن وہ ذکر لوگوں کیلئے نہیں اللہ کیلئے ہوا اور جب اظہارِ نعمت کا حکم دیا کہ کھلے بندوں اس نعمت کا تذکرہ کرو تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ مخلوقِ خدا کے سامنے اس کا بیان کرو، چنانچہ ذکر اور اظہارِ نعمت میں فرق یہ ہوا کہ ذکر اللہ کے لئے ہوتا جبکہ اظہار کا تعلق مخلوق کے ساتھ ہے یعنی لوگوں میں اس کا چرچا کرو، لہٰذا جب امتِ مسلمہ اپنے آقا کی ولادت جیسی عظیم نعمت کے سلسلے میں اظہارِ نعمت کرے گی تو پھر ذکرِ نعمت میں کہیں حضور ﷺ کی نعت پڑھی جائے گی، کہیں حضور ﷺ کے فضائل کا تذکرہ ہوگا، کبھی آپ کی ولادت باسعادت کا ذکر ہوگا اور کبھی آپ کی حسن سیرت کا ذکر ہوگا، کوئی آپ کی حسنِ صورت اور دلربا اداؤں کا ذکر کرے گا تو کوئی آپ کی پیاری پیاری اور کریمانہ عادات مبارکہ کا ذکر کرے گا، یہ سب چیزیں نعمت کبریٰ کی یاد کی مختلف صورتیں ہیں تو اگر غور کیا جائے تو مسلمان محافلِ میلاد میں یہی کچھ کرتے ہیں۔

☆ عید منانا ☆

ذکرِ نعمت اور اظہارِ نعمت کے علاوہ اللہ کی نعمتوں اور اس کی عطاؤں پر شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس خوشی کا اظہار جشن اور عید کے طور پر کیا جائے۔

پہلی امتوں کا بھی ادائے شکر کیلئے یہی طریقہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَاۗىِٕدَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا ﴾ [المائدہ:۱۱۴]

"اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان (نعمت) نازل فرمادے تاکہ (اس کے اترنے پر) ہمارے اگلوں اور پچھلوں کیلئے عید ہو جائے۔"

یہاں مائدہ جیسی عارضی نعمت کے ملنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام عید منانے کا ذکر کرتے ہیں چنانچہ عیسائی لوگ آج تک اتوار کے دن اس نعمت کے حصول پر بطور شکرانہ عید مناتے ہیں۔

تو جب نزول مائدہ جیسی عارضی نعمت ملنے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام عید منانے کا ذکر کر رہے ہیں تو مائدہ جیسی کروڑوں نعمتیں ہمارے آقا ﷺ کے قدموں کے توسل سے مخلوق کو ہر روز عطا ہوتی ہیں تو پھر اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر امت مسلمہ جشن اور عید کیوں نہ منائے کہ اسی ہستی کے توسط سے تو ہست و بود کی ساری نعمتیں ہمیں میسر ہوئیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہاں کی، جان ہے تو جہاں ہے

☆ عبادت وبندگی ☆

اللہ کی نعمتوں کے شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ عبادت و ریاضت بھی ہے نماز، روزہ، زکوۃ اور حج جیسی فرض عبادتوں کے علاوہ نفلی عبادات سب اللہ کی نعمتوں کے شکرانے کی بہترین صورتیں ہیں۔

☆ خوشی منانا ☆

خوشی و مسرت کا اعلانیہ اظہار بھی اللہ کے فضل اور اسکی رحمت جیسی نعمتوں کا شکر بجالانے کا ایک طریقہ ہے جیسا کہ اس سے قبل اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی آپ نے ملاحظہ فرمایا:

﴿ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴾

"اے حبیب! آپ فرمادیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر (مومنوں کو چاہئے) کہ یہ خوشی منائیں، یہ ان کے جمع کرنے سے بہتر ہے۔" [یونس:۵۸]

اس آیت کریمہ میں اُن تمام صورتوں کے علاوہ حصولِ فضل و رحمت پر خوشی اور جشن منانے کا خصوصی حکم دیا گیا ہے اور شکر بجالانے کے سب طریقوں اور صورتوں سے اسے بہتر قرار دیا جا رہا ہے۔

خود رب کائنات نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر جشن کا اہتمام کیا اور آپ ﷺ کو اپنی رحمت قرار دے کر اس نعمت کے شکرانے کے طور پر اظہارِ مسرت کا حکم دیا تو پھر جو شخص ولادتِ مصطفیٰ ﷺ پر خوشی کا اظہار نہ کرے اور اپنے بدباطن کا اظہار کرے اور اپنے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں نہ کرے تو وہ شخص لاکھ بار کہے کہ میں قرآن پر ایمان رکھتا ہوں مگر خدا کی قسم! تم یقین کر لینا کہ وہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتا ورنہ اس کے قول و فعل میں تضاد کیوں ہوتا اور وہ قرآن کے حکم کے مطابق آمدِ مصطفیٰ ﷺ پر خوشی کیوں نہ مناتا۔

اب سوال یہ ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی آمد مبارک، ولادت مبارک اس قدر عظیم نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شکر ادا کرنے کا حکم دیا اور اس کے شکرانے کے طور پر جشن منانے کا حکم دیا تو عملی طور پر کیا اللہ تعالیٰ نے بھی یہ جشن منایا؟ کیا انبیاء کرام نے بھی حضور ﷺ کا میلاد منایا؟ اور کیا خود حضور ﷺ نے بھی اپنا میلاد نامہ بیان کیا؟

جواب یہ ہے کہ سرورِ دو جہاں، شفیع روزِ جہاں ﷺ کی ولادت مبارک اور آمد شریف ایسی عظیم نعمت ہے اور حضور ﷺ کی ولادت کے تذکرے ایسا عظیم عمل ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بھی منایا، گذشتہ انبیاء کرام نے بھی حضور ﷺ کا میلاد منایا، خود تاجدار انبیاء ﷺ نے اپنا میلاد منایا، اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں نے بھی حضور کا ﷺ میلاد منایا، تاجدار انبیاء ﷺ کے پیارے پیارے صحابہ کرام نے بھی حضور ﷺ کا میلاد منایا امت مسلمہ کے بڑے بڑے مفسرین، محدثین، فقہاء عظام نے بھی محفل میلاد کا انعقاد کیا اہل عرب نے بھی اس پاک محفل میلاد کو سجایا اور پوری دنیا کے جمہور مسلمانوں نے بھی اس میلاد کا جشن منایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا میلاد منایا

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ﴾ [ال عمران:۸۱]

''اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ وعدہ لیا کہ جب تمہیں کتاب اور حکمت دوں، پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے جو تمہاری تصدیق کرنے والا ہے تو تم ضرور بالضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور اس کی مدد کرنا''

اس کے علاوہ کثیر آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی آمد مبارک کا ذکر خیر فرمایا:

کہیں فرمایا: ﴿ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ﴾ [النساء:۱۷۴]

کہیں فرمایا: ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ﴾ [توبہ:۱۲۸]

کہیں فرمایا: ﴿ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴾ [المائدہ:۱۵]

کہیں فرمایا: ﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾ [الانبیاء:۱۰۷]

الغرض ان تمام آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی آمد کا ذکر کر کے حضور ﷺ کا میلاد بیان فرمایا:

حضور ﷺ کی آمد مبارک پر غیر معمولی خوشی کا اُلوہی اہتمام

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے حضور ﷺ کی آمد مبارک پر ساری زمین کو سرسبز کر دیا اور روئے زمین کے خشک اور گلے سڑے درختوں کو بھی پھلوں پھولوں سے مالا مال کر دیا، ہر سمت رحمتوں اور برکتوں کی بھر مار کر دی اور قحط زدہ علاقوں میں رزق کی اتنی کشادگی فرما دی کہ وہ سال خوشی اور فرحت والا سال کہلایا: اس بارے مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں:

﴿ وَكَانَتْ تِلْكَ السَّنَةُ الَّتِيْ حُمِلَ فِيْهَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهَا سَنَةُ الْفَتْحِ وَالْاِبْتِهَاجِ فَاِنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ جُدْبٍ وَضِيْقٍ عَظِيْمٍ فَاخْضَرَّتِ الْاَرْضُ وَحَمَلَتِ الْاَشْجَارُ وَاَتَاهُمُ الرَّغَدُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ ﴾ [السیرۃ الحلبیہ:۱/۴۸]، [المواہب اللدنیہ:۱/۱۱۹]، [شرح الزرقانی:۱/۱۹۷]

''جس سال نورِ محمدی سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا گیا، وہ فتح، نصرت ترو تازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا اہل قریش اس سے پہلے معاشی بدحالی، تنگدستی اور قحط سالی میں مبتلا تھے، ولادت مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے بے آب و گیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور درختوں کی سوکھی شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے مالا مال کر دیا، اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔''

آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دیئے گئے

ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی ولادتِ مبارک کے وقت فرشتوں سے فرمایا کہ تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو، متعدد کتب سیرت میں یہ روایت ان الفاظ میں موجود ہے:

﴿ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَكَانَ مِنْ اَوْعِيَةِ الْعِلْمِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ وِلَادَةُ اٰمِنَةَ قَالَ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ اِفْتَحُوْا اَبْوَابَ السَّمَآءِ كُلَّهَا وَاَبْوَابَ الْجِنَانِ وَاَلْبَسَتِ الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ نُوْرًا عَظِيْمًا ﴾

[السیرۃ الحلبیہ:۱/۴۸]، [المواہب اللدنیہ:۱/۱۴۲]، [شرح زرقانی علی المواہب:۱/۲۰۸]، [الطبقات الکبری:۱/۱۰۲]، [تاریخ دمشق کبیر:۳/۷۹]

''حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو ایک جید عالم تھے جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا۔ کہ تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو اور اس دن سورج کو عظیم نور پہنایا گیا۔

پورا سال خواتین کو لڑکے عطا کئے گئے

ایک اہم بات جو حضور ﷺ کے میلاد پر ظاہر ہوئی، وہ یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے بھی اپنے حبیب ﷺ کے میلاد کی خوشی میں پورا سال دنیا کو لڑکے عطا فرما کے حضور ﷺ کا جشن میلاد منایا، قبائل عرب لڑکیوں کو منحوس خیال کرتے تھے، اللہ کے محبوب کی آمد یقیناً کائنات کا ایک غیر معمولی واقعہ تھا کہ اس سال کسی کے گھر لڑکی پیدا نہ ہوئی، روایت میں یہ لفظ ہیں.

﴿ وَاَذِنَ اللّٰهُ تِلْكَ السَّنَةَ لِنِسَآءِ الدُّنْيَا اَنْ يَّحْمِلْنَ ذُكُوْرًا كَرَامَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﴾

—"اور اللہ تعالیٰ نے اس سال یہ اعلان جاری فرمایا کہ حضور ﷺ کی تکریم میں تمام دنیا کی عورتیں لڑکوں کو جنم دیں۔" [شرح زرقانی علی المواہب: ۱/۲۰۸]

اس سے معلوم ہوا کہ ولادت مصطفیٰ ﷺ کے پورے سال اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتوں کا نزول جاری رہا، پھر جب ظہور قدسی کی عظیم ساعتیں جن کا اَن گنت صدیوں سے انتظار تھا، گردشِ ماہ و سال کی کروٹیں لیتے لیتے اس لحہ مبارک میں سمٹ آئیں جس میں خالقِ کائنات کے بہترین شاہکار کو جلوہ گر ہونا تھا تو ربِ ارض وسماوات نے ایسی ایسی آرائشوں اور زیبائشوں کا اہتمام کیا جس کی نظیر ازل سے ابد تک نہیں ملتی اور نہ کبھی کسی کے خانۂ دل میں آسکتی ہے، اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری کے موقع پر کائنات رنگ و بو میں اتنا چراغاں کیا کہ مشرق تا مغرب ہر چیز بقعہ نور بن گئی، حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا جن کی آغوش مبارک کو اس نور پاک کی پہلی آماجگاہ بننا تھا، وہ اس عظیم الشان لختِ جگر کی آمد کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

﴿ فَلَمَّا فَصَلَ مِنِّيْ خَرَجَ مَعَهُ نُوْرٌ اَضَآءَ لَهُ مَابَيْنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ ﴾

"جب سرور کائنات ﷺ کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق تا مغرب سب آفاق روشن ہو گئے۔" [ابن سعد، الطبقات الکبریٰ: ۱/۱۰۲]، [ابن کثیر، البدایہ والنہایہ: ۲/۲۶۴]، [خصائص کبریٰ اُردو: ۱۱۱]

اس ضمن میں کتب تاریخ و سیر میں ایک روایت بھی ملتی ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ کے گرد صحابہ کرام اس طرح جھرمٹ بنائے بیٹھے تھے جیسے چاند کے گرد نور کا ہالہ ہوتا ہے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی ولادت کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے تو آپ نے جواب میں فرمایا:

﴿ اَنَا دَعْوَةُ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَبُشْرٰى عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ اَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَآءَتْ لَهٗ قُصُوْرُ الشَّامِ ﴾ [السیرۃ النبویہ: ۱/۳۰۲]، [المستدرک: ۲/۶۵۶، رقم الحدیث: ۴۱۷۴]، [تاریخ دمشق کبیر: ۱/۱۷۵]، [تفسیر ابن کثیر: ۴/۳۶۱]، [البدایہ والنہایہ: ۲/۸۵]، [مشکوۃ المصابیح: باب فضائل سید المرسلین، الفصل الثانی: ۵۱۳]

"میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب

ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک ایسا نور نکلا جس سے محلات شام روشن ہو گئے۔"

امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

فرشتوں نے بھی میلاد مصطفیٰ منایا

حضور ﷺ کی تشریف آوری کے وقت حضرت جبرائیل امین ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں حضور ﷺ کے آستانہ مبارک پر تشریف لائے اور جنت سے تین جھنڈے بھی لے کر آئے، ان میں سے ایک جھنڈا مشرق میں گاڑا، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ معظمہ پر۔ [خصائص کبریٰ اُردو: حصہ اول: ۱۱۴]

روح الامین نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا

تا عرش اڑا پھریرا صبح شب ولادت

میلاد مصطفیٰ سنتِ انبیاء ہے

مدارج النبوۃ میں شیخ محقق، شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام نے اپنی اپنی امتوں کو حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خبریں دیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں نقل فرماتا ہے:

﴿ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ...الخ... يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ﴾

حضرت عیسیٰ کے قول کو قرآن نے ان الفاظ میں نقل فرمایا

﴿ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِى اسْمُهٗ اَحْمَدُ ﴾ [الصف: ۶]

"اور میں ایک ایسے رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد ہوگا، جس کا نام احمد ہوگا"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کا میلاد بیان کیا

ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے فصیح و بلیغ وعظ فرمایا کہ لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، دلوں میں اُمید و خوف کے دریا موجیں مارنے لگے، ایک عورت خوشی میں کھڑی ہو کر بولی کہ مبارک ہے وہ ماں جس کے گود میں اے مسیح! تم کھیلے، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ بے شک میری ماں بڑی مبارک ہے مگر میری ماں سے بڑھ کر ایک اور ماں دنیا میں آنے والی ہے جس کی گود میں نبیوں کے سردار، رسولوں کے تاجدار

نبی رحمت، خاتم النبیین ﷺ تشریف لائیں گے، اُس عورت نے پوچھا کہ وہ کون ہوگا؟ اس کے اوصاف کیا ہوں گے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کے جواب میں رسول اکرم ﷺ کا اسم گرامی، آپ کا حلیہ مبارک اور آپ ﷺ کی ولادت پاک کے حالات بیان کیے۔

اور ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عجیب وغریب انداز میں حکیمانہ وعظ کیا تو حاضرین میں سے کسی نے پوچھا کہ اے مسیح! کیا تو وہ نبی ہے جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی، جس کا غلغلہ دنیا میں مچا ہوا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں وہ نہیں ہوں بلکہ وہ تو میرے بعد آئے گا، تب کسی نے پوچھا کہ اس کا نام کیا ہوگا؟ اس کے اوصاف کیا ہوں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کا نام محمد اور احمد ہوگا اور میں تو فقط بنی اسرائیل کے ایک گھرانے کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں مگر جو میرے بعد تشریف لائے گا، اسے اللہ تعالیٰ سارے جہاں کیلئے نبی بنائے گا اور اسی کیلئے ساری کائنات بنائی گئی اور اسی کی کوششوں کے باعث پوری دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے گی۔ یہ سن کر مجمع میں شور مچ گیا کہ اے محمد! تو آجا، ہمیں اپنا جمال دکھا جا۔ [تفسیر ضیاء القرآن: ۲۲۰/۵، بحوالہ انجیل برنابس: باب: ۸۲]

میلادِ مصطفیٰ سنتِ رسول ﷺ ہے

مختلف احادیث مبارکہ اس بات پر شاہد ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے خود اپنا میلاد بیان فرمایا:

[۱]: ﴿ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ، قَالَ: ذَاکَ یَوْمٌ وُلِدْتُ فِیْہِ وَیَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْہِ ﴾

[صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلٰثۃ ایام: ۳۶۸/۱]، [مشکوٰۃ المصابیح: باب صیام التطوع، الفصل الاول: ۱۷۹]، [البیہقی: السنن الکبریٰ: ۲۹۳/۴، رقم: ۸۱۸۲]

"حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی روز میری ولادت ہوئی، اسی روز میری بعثت ہوئی اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔"

اس حدیث مبارک سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوئیں:

[1]: پیر کا روزہ رکھنا اسلئے سنت کہ یہ حضور ﷺ کے میلاد کا دن ہے۔ [2]: حضور ﷺ نے ہر پیر کو روزے کا اہتمام فرما کر خود اپنا میلاد منایا اور مسلسل ہی ہر پیر کو اپنا میلاد مناتے رہے۔ [3]: دن مقرر کر کے یادگار منانا سنت رسول ﷺ ہے۔ [4]: ولادت مصطفیٰ کی خوشی میں عبادت کرنا سنت رسول ﷺ ہے، چاہے وہ عبادت فرض ہو یا نفل۔

[۲]: ﴿ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ: اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ ﴾

"حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور یہ بات میں بطور فخر نہیں کہتا۔"

[سنن ترمذی: ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی: ۲۰۲/۲]، [مشکوٰۃ المصابیح: ۵۱۱، باب فضائل سید المرسلین: الفصل الاول]

[۳]: کہیں فرمایا: ﴿ اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ﴾

"میں اولین و آخرین میں سے سب سے معزز ہوں۔"

[سنن ترمذی: ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی: ۲۰۲/۲]، [مشکوٰۃ المصابیح: ۵۱۴، باب فضائل سید المرسلین: الفصل الثانی]

[۴]: کہیں فرمایا: ﴿ اَنَا اَکْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ ﴾

"میں اپنے رب کے ہاں اولاد آدم میں سے سب سے معزز ہوں مجھ پر ایک ہزار خادم چکر لگاتے ہیں گویا کہ وہ بکھرے ہوئے موتی ہیں۔"

[سنن ترمذی: ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی: ۲۰۱/۲]، [مشکوٰۃ المصابیح: ۵۱۴، باب فضائل سید المرسلین: الفصل الثانی]

[۵]: ﴿ عَنِ الْعَبَّاسِ رضی اللہ عنہ: فَقَامَ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَقَالَ ﷺ: مَنْ اَنَا؟ فَقَالُوْا: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ ﷺ: اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ، ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ فِرْقَۃً، ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ قَبِیْلَۃً، ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ بَیْتًا فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا ﴾

"حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے، پس آپ نے فرمایا کہ میں کون ہوں؟ تو صحابہ کرام نے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ ہیں، پس حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں عبد اللہ کا بیٹا اور عبد المطلب کا پوتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اُن میں سے بہتر مخلوق یعنی انسانوں میں سے بنایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو دو گروہوں یعنی عرب وعجم میں تقسیم کیا تو مجھے ان میں سے بہتر یعنی عرب میں بنایا، پھر اللہ تعالیٰ نے عرب کے قبائل بنائے تو مجھے ان میں بہتر قبیلہ قریش میں پیدا کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں سے بہتر خاندان بنو ہاشم میں پیدا کیا، پس میں ان سب سے بہتر ہوں ذات کے اعتبار سے اور خاندان کے اعتبار سے۔"

[سنن ترمذی: ابواب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی: ۲۰۱/۲]، [مشکوٰۃ المصابیح: ۵۱۳، باب فضائل سید المرسلین: الفصل الثانی]

محترم قارئین! لوگ کہتے ہیں کہ جلسے کی صورت میں میلاد منانا کہاں سے ثابت ہے؟ تو یہ حدیث

مبارک اس کی واضح دلیل ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنا میلاد سب صحابہ کرام کی موجودگی میں بیان فرمایا۔

حضور ﷺ نے اپنے میلاد کی خوشی میں بکرے ذبح کیے

حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ولادت کی خوشی میں بکرے ذبح کئے اور ضیافت کا اہتمام فرمایا: جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے۔

﴿ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ: اَنَّ النَّبِیَّ عَقَّ عَنْ نَفْسِہٖ بَعْدَ النُّبُوَّۃِ ﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنا عقیقہ کیا۔

[بیہقی: السنن الکبریٰ: ۹/۳۰۰، رقم ۴۳]، [عسقلانی: فتح الباری: ۹/۵۹۵]

امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا عبد المطلب نے آپ کی پیدائش کے ساتویں روز رسول اللہ ﷺ کا عقیقہ کیا۔"

امام سیوطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عقیقہ دوبار نہیں کیا جاتا لہٰذا یہی احتمال ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی ولادت کی خوشی کا اظہار کرنے کیلئے عقیقہ خود کیا، اپنے رحمۃ اللعالمین ہونے اور امت کے مشرف ہونے کی وجہ سے اور اسی طرح ہمارے اوپر بھی مستحب ہے کہ ہم بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے یوم ولادت پر خوشی کا اظہار کریں اور کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات کریں اور خوشی کا اظہار کریں۔

میلادِ مصطفیٰ سنت صحابہ ہے

اَحادیث مبارکہ میں ہے کہ صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس جا کر فرمائش سے حضور ﷺ کے فضائل سنتے تھے خاص طور پر حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے تورات میں موجود حضور ﷺ کے میلاد نامے کو سنتے تھے جیسا کہ روایت میں ہے: مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین میں ہے:

﴿عَنْ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ: یَحْکِیْ عَنِ التَّوْرَاۃِ قَالَ: نَجِدُ مَکْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَبْدِیَ الْمُخْتَارُ لَا فَظٌّ وَّلَا غَلِیْظٌ وَّلَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ، مَوْلِدُہٗ بِمَکَّۃَ وَھِجْرَتُہٗ بِطَیْبَۃَ وَمُلْکُہٗ بِالشَّامِ وَاُمَّتُہُ الْحَمَّادُوْنَ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یَحْمَدُوْنَ اللّٰہَ فِیْ کُلِّ مَنْزِلَۃٍ وَّیُکَبِّرُوْنَہٗ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ﴾

[مشکوٰۃ المصابیح: باب فضائل سید المرسلین، الفصل الثانی: ۵۱۴ بحوالہ سنن دارمی: ۱/۱۷]

"ایک بار حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی نعت تورات میں یوں پاتے

ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میرے پسندیدہ بندے ہیں، نہ سخت دل، نہ سخت زبان اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے اور یہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے لیکن یہ معاف فرماتے ہیں اور بخش دیتے ہیں ان کی ولادت مکہ مکرمہ اور ان کی ہجرت مدینہ طیبہ میں ہوگی، ان کا ملک شام ہوگا (یعنی ان کے بعد ان کی سلطنت شام میں ہوگی جیسا کہ حضرت امیر معاویہ ملک شام میں تشریف فرما ہے) ان کی امت خدا کو بہت یاد کرے گی کہ رنج وغم اور خوشی کی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر درجہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بلندی پر اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہیں گے۔"

اسی طرح کی ایک اور روایت مشکوٰۃ المصابیح میں سنن ترمذی کے حوالے سے مروی ہے:

﴿عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قُلْتُ: اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی التَّوْرَاۃِ، قَالَ: اَجَلْ، وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرَاۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ﴾

[مشکوٰۃ المصابیح: باب فضائل سید المرسلین، الفصل الاول: ۵۱۳ بحوالہ صحیح بخاری ودارمی]

"حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور عرض کیا کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کی وہ نعت وثنا جو تورات میں موجود ہے تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! رسول اکرم ﷺ تورات میں بعض اُن صفات سے موصوف ہیں جو قرآن مجید میں بھی موجود ہیں، وہاں ارشاد ہے کہ اے نبی! ہم نے تم کو حاضر ناظر اور بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا، بے پڑھوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا، تم میرے بندے اور رسول ہو، میں نے تمہارا نام متوکل رکھا، نہ سخت دل، نہ سخت زبان، نہ بازاروں میں شور کرنے والا۔"

ان دونوں روایات سے مکمل طور پر عیاں ہو گیا کہ رسول اکرم ﷺ کے میلاد کے تذکرے کرنا صحابہ کرام کا پسندیدہ عمل تھا جس کی پیروی کرنا ہمارے لئے بھی سعادت کا باعث ہے۔

جلسہ کی صورت میں صحابہ کرام کا میلاد منانا

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کا میلاد تمام صحابہ کرام کی موجودگی میں بیان کیا۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ   وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ   کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

''آپ جیسا حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ جیسا خوبصورت کسی عورت نے نہیں جنا''

''آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسا آپ چاہتے تھے''

معزز قارئین!

غور فرمائیں کہ اگر ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کرنا ممنوع اور بدعت ہوتا تو صحابہ کرام کبھی بھی ایسی روایات نقل نہ فرماتے اور نہ ہی ایسی احادیث جمع فرماتے اور نہ ہی محدثین باب مولدالنبی ذکر کرتے۔

لہٰذا صحابہ کرام کا ان احادیث کو بیان کر دینا ہی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ حضور ﷺ کا میلاد بیان کرنا صحابہ کرام کا پسندیدہ عمل تھا، اس سے کوئی بد باطن ہی روک سکتا ہے، ایمان والے کی تو یہ جرأت نہیں

بقول اعلیٰ حضرت!

ذکر روکے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمت رسول اللہ کی
سورج اُلٹے پاؤں پلٹے ، چاند اِشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رَسول اللہ کی

مروجہ محافل میلاد آئمہ کرام، محدثین ومفسرین کی سنت ہے

میلادالرسول ﷺ ایک ایسی عظیم عبادت اور متبرک خوشی کا عمل ہے کہ امت مسلمہ کے بڑے بڑے محدث مفسر، فقیہ، تاریخ نگار اور علمائے امت نے اس میلاد رسول کو منایا اور کثیر محدثین نے میلادالرسول ﷺ کے جواز پر مستقل کتابیں لکھیں اور عملی طور پر خود بھی میلاد منایا، آیئے پہلے ان محدثین کی کتابوں کا سرسری جائزہ لیں:

(۱): حسن المقصد فی عمل المولد :امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ (۹۱۱ ھ) اپنی صدی کے مجدد بھی ہیں، اور بڑی بڑی مشہور کتب یعنی تفسیر جلالین، الاتقان فی علوم القرآن، الخصائص الکبریٰ اور تفسیر الدر المنثور کے مصنف ہیں، یقینی بات ہے کہ اس قدر عظیم محدث وفقیہ جب میلاد کے بارے اپنی رائے کا اظہار کرے گا تو وہ ضرور درست ہوگی، آپ کے اس رسالے میں ہے کہ آپ سے جب پوچھا گیا کہ ماہ ربیع النور میں میلادالنبی ﷺ کے انعقاد کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

﴿ وَالْجَوَابُ عِنْدِیْ: اَنَّ اَصْلَ عَمَلِ الْمَوْلِدِ الَّذِیْ هُوَ اِجْتِمَاعُ النَّاسِ ، وَقِرَآءَةُ التَّيَسُّرِ مِنَ الْقُرْآنِ وَرِوَايَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ مَبْدَاِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا وَقَعَ فِيْ مَوْلِدِهٖ مِنَ الآيَاتِ ، ثُمَّ يُمَدُّ سِمَاطًا يَاْكُلُوْنَهٗ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبِدَعِ الْحَسَنَةِ الَّتِيْ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَافِيْهِ مِنْ

تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَاِظْهَارِ الْفَرَحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلِدِهٖ ﷺ الشَّرِيْفِ ﴾

''میرا موقف اس سوال کے جواب میں یہ ہے کہ رسول معظم ﷺ کا یوم ولادت اصل میں خوشی اور مسرت کا ایک ایسا موقع ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن خوانی کرتے ہیں اور وہ ان روایات کا تذکرہ کرتے ہیں جو آپ ﷺ کے بارے منقول ہیں اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ کے معجزات اور خارق العادت واقعات بیان کرتے ہیں، پھر اس کے بعد ان کی ضیافت ان کے پسندیدہ کھانوں سے کی جاتی ہے، وہ اس بدعت حسنہ میں کسی اضافہ کے بغیر لوٹ جاتے ہیں اور اس اہتمام کرنے والے کو حضور ﷺ کی تعظیم کی بدولت اور آپ کے میلاد پر فرحت اور دلی مسرت کا اظہار کرنے کی بناء پر ثواب سے نوازا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس رسالے میں بڑے عظیم محدثین یعنی علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ ابن الحاج اور علامہ ابن الجزری کے اقوال میلاد شریف کے ثبوت میں تائید کے طور پر پیش فرمائے ہیں۔

(۲): المورد الروی فی مولد النبی ﷺ :حضرت علامہ ملا علی قاری حنفی رضی اللہ عنہ (۱۰۱۴ھ)

حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ بھی معمولی محدث نہیں بلکہ ایک عظیم محدث اور صحیح بخاری شریف اور مشکوۃ المصابیح کے شارح ہیں اسلئے آپ کی بات انتہائی مضبوط ہوگی، آپ کا یہ مکمل رسالہ تاجدار انبیاء کے فضائل ومناقب او خصوصا آپ کے میلاد شریف کی حقانیت پر انتہائی مفید تحریر ہے جس میں آپ نے بے شمار محدثین ومفسرین کے اقوال سے میلاد شریف کا جواز ثابت کیا ہے، آپ ایک جگہ نقل فرماتے ہیں:

''ہمارے مشائخ کے شیخ علامہ امام سمندر جیسے علم کے عالم، صاحب فہم، شمس الدین محمد السخاوی (اللہ ان کو مقام بلند تک پہنچائے) نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں کئی سال تک میں محفل میلاد کی شرکت سے مشرف ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ محفل پاک کتنی برکتوں پر مشتمل ہے اور بار بار میں نے مقام مولد کی زیارت کی اور میری سوچ کو بہت فخر حاصل ہوا، فرمایا کہ مولد شریف کے عمل کی اصل تین فضیلت والے زمانوں میں سے بزرگ سے منقول نہیں اور یہ عمل بعد میں نیک مقاصد کے حصول کیلئے شروع ہوا اور اس میں خلوص نیت شامل ہے، پھر ہمیشہ اہل اسلام تمام علاقوں اور بڑے بڑے شہروں میں حضور ﷺ کے میلاد کے مہینے میں محفلیں برپا کرتے اور عجیب وغریب رونقوں اور نئے نئے عمدہ کھانوں کا اہتمام کرتے ہیں اور ان دنوں طرح طرح کے صدقات وخیرات کیذریعے خوشیوں کا اظہار اور نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ آپ کے میلاد پاک کو کار ثواب سمجھتے ہیں اور ان پر اس کی برکتیں اور عام فضل وکرم ظاہر ہوتا ہے، اس سب کا تجربہ ہو چکا ہے جیسا کہ امام شمس الدین ابن الجزری المقری نے فرمایا کہ محفل میلاد پورے سال کیلئے امن وامان اور مقاصد کے حصول کیلئے مجرب نسخہ ہے۔''

اس کے علاوہ بڑے بڑے عظیم محدثین میلاد منایا کرتے تھے مثلا علامہ محدث ابن الجوزی

(۵۷۹ھ)، امام شمس الدین جزری (۶۶۰ھ)، امام نووی کے شیخ امام ابوشامہ (۶۶۵ھ) امام کمال الدین الاذفوی (۷۴۸ھ)، امام ذہبی (۷۴۸ھ)، امام ابن کثیر (۷۷۴ھ)، امام شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی (۸۴۲ھ)، امام ابوذرعہ العراقی (۸۲۶ھ)، امام ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)، امام شمس الدین سخاوی (۹۰۲ھ)، امام قسطلانی صاحب ارشاد الساری (۹۲۳ھ)، امام محمد بن یوسف الصالحی ۹۴۲ھ) سیرت النبی کی مشہور کتاب سبل الھدیٰ کے مصنف ہیں، امام ابن حجر مکی (۹۷۳ھ)، شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ)، امام زرقانی (۱۱۲۲ھ)، حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۴ھ)، مفتی عنایت اللہ کوروی (۲۲۸ھ)، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (۱۲۳۳ھ)، مولانا عبدالحی لکھنوی (۱۳۰۴ھ)۔

مروّجہ محافل میلاد سنتُ المسلمین ہے

دنیا بھر کے مسلمان اپنے اپنے علاقوں میں محافل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں، یہ بھی میلاد کی مستحب عمل ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اہل اسلام کا عمل بھی دلیل کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

﴿ مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحًا ﴾

"جس کام کو مسلمان اچھا سمجھے وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جس کام کو مسلمان برا سمجھے پس وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے۔" [المستدرک للحاکم:۳/۸۴، رقم:۴۴۶۵]. [السنن الکبری للبیھقی:۱/۱۱۴]

اسی طرح امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری فرماتے ہیں:

﴿ وَلَازَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ ﷺ يَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ ﷺ وَيَظْهَرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً اِتَّخَذَ لَيَالِيْ شَهْرِ مَوْلِدِهٖ ﷺ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ﴾ [زرقانی علی المواہب:۱/۲۶۲]

"حضور ﷺ کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محافل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں، خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے ہیں، دعوت عام کرتے ہیں، ان راتوں میں انواع و اقسام کی خیرات کرتے ہیں، خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں، نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کا میلاد شریف پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں جس کی برکتوں سے ان پر اللہ کا فضل ہوتا ہے اور خاص تجربہ ہے کہ جس سال میلاد ہو، وہ مسلمانوں کیلئے اَمن کا باعث ہے۔

مروجہ محافل میلاد

اِس سے پہلے آپ جان چکے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنے فضائل خود بیان فرمائے، فرشتوں نے جھنڈے لگائے، صحابہ کرام نے اشعار پڑھے اور حضور ﷺ کے اوصاف بیان فرمائے، اِن سب جزوی اَعمالِ صالحہ متبرکہ کو ایک صالح بادشاہ نے یکجا کیا تھا، یقیناً یہ ایک بدعت حسنہ اور یہ مروجہ طریقہ ۹ صدی ہجری میں ابوالظفر بادشاہ نے شروع کیا۔

اب مروجہ محافل میلاد میں مندرجہ ذیل امور ہوتے ہیں: دن مقرر کرنا، عید کا لفظ بولنا، جلسہ کرنا، جھنڈے لگانا، خوشی کا اظہار کرنا، شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا، صلوۃ وسلام بارگاہِ رسالت ﷺ میں قیام کے ساتھ پیش کرنا۔

[1]: دن مقرر کرنے کی دلیل: حضور ﷺ نے اپنا میلاد منانے کیلئے ہر پیر کا روزہ رکھا۔

[2]: جلسہ کی دلیل: صحابہ کرام اکٹھے بیٹھ کر حضور ﷺ کے فضائل ومناقب جلسہ کی صورت میں بیان کرتے تھے جیسا کہ حضرت کعب احبار کی روایت گزر چکی ہے۔

[3]: میلاد کیلئے عید کا لفظ بولنا: اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا ﴾ [المائدہ:۱۱۴]

محترم قارئین!

غور فرمائیں کہ جس دن خوان اُترے تو وہ دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکے اگلوں پچھلوں کیلئے عید ہوا اور جس دن اللہ کی سب سے بڑی نعمت ورحمت حضور سید دو عالم ﷺ تشریف لائیں وہ دن بھی مسلمانوں کیلئے یقیناً عید کا دن ہے۔

[4]: جھنڈے لگانا: حضرت جبرائیل امین نے جھنڈے لگائے۔ [خصائص کبری: حصہ اول:۱۱۴]

﴿ حرفِ آخر ﴾

محترم قارئین!

اَحکامِ اِلٰہیہ سے مستنبط اُصول وقوانین ہر شرعی عمل کی اَساس ہیں اور ہر عمل سنتِ رسول ﷺ کی بنیاد پر قائم ہے، یہی اِس دین کی حقانیت کی واضح دلیل ہے جو اِسے دیگر اَدیان سے ممتاز کرتی ہے، اِس ضمن میں ہم میلادُ الرسول ﷺ کو بطورِ عید منانے اور اِظہارِ مسرت کرنے کے بارے نصوصِ قرآن وحدیث کے ساتھ تفصیلی بحث کر چکے ہیں لیکن ایسے حضرات کیلئے جو بلاوجہ میلاد شریف کے موقع پر جمہور مسلمانوں کو کفر وشرک اور بدعت کا مرتکب ٹھہراتے ہیں اور ہر بات پر قرآن وسنت سے دلیل طلب کرتے ہیں اُن کے دل

و دماغ تنگ نظری کا شکار ہیں اور وہ اپنے تئیں یہ سوچتے ہیں کہ اِس عمل کا کوئی شرعی ثبوت نہیں؟ اُن سے بقول اِقبال اتنی گزارش ہے:

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں

میلادُ النبی ﷺ جیسی نعمتِ عظمیٰ پر شکرانے کے ثبوت طلب کرنے والے نادان اور کم نصیب لوگوں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ زندگی میں ہزار ہا دنیاوی خوشیاں مناتے وقت کبھی قرآن وسنت کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا کہ کیا اِس کا ذکر قرآن وحدیث میں ہے یا نہیں؟

مثلاً جب کبھی کسی کے ہاں پہلا بیٹا پیدا ہو تو مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں اور دعوتیں کی جاتی ہیں، ہر سال بچوں کی سالگرہ پر ہزاروں روپے خرچ کیے جاتے ہیں، عام معمول ہے کہ شادی کی تقریبات پر کئی کئی مہینے پہلے تیاریاں کی جاتی ہیں، رسم ورواج پر لاکھوں خرچ کیے جاتے ہیں، ۲۳ مارچ کو ہر سال ملک میں سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر تقریبات، جشن اور محافل کا انعقاد ہوتا ہے، علماء وغیر علماء اِن سب تقریبات میں شریک ہوتے ہیں مگر کسی نے کبھی کوئی فتویٰ صادر نہیں کیا، سنتِ رسول اور اُسوۂ صحابہ سے کبھی سند تلاش نہیں کی، اِسلئے کہ اِس میں ملک کا اعزاز ہوتا ہے اور ملک کے ساتھ اپنی جذباتی وابستگی کا ثبوت ملتا ہے۔

یہ سب کچھ ٹھیک ہے اور ہمارے نزدیک بھی یہ تقریبات غلط نہیں، ایسا ہی ہونا چاہیے مگر سوال یہ ہے کہ باعثِ تخلیقِ کائنات، جانِ عالم، رحمتِ دوعالم، سید الانبیاء ﷺ کے یومِ ولادت کے سلسلے میں محافل کا انعقاد ہو تو دلائل اور فتووں کا مطالبہ کیا جاتا ہے، آقائے دوجہاں ﷺ کی آمد کا دن آئے تو خوشی منانے کیلئے دلائل وبراہین اور ثبوت مانگے جاتے ہیں، اِس کا صاف مطلب ہے کہ باقی ہر موقع پر خوشی تھی مگر رحمتِ دوعالم ﷺ کے معاملے میں ہی دل اِحساسِ مسرت سے محروم ہوگیا اور حکمِ خداوندی [فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون] یاد نہ رہا:

نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اَفسوس کہ کفر وشرک کے فتاویٰ صادر کرنے والے منکرِ میلاد بدعتیوں نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی خوشیوں پر تو لاکھوں روپے خرچ کردیے تو کوئی چیز رکاوٹ نہ بنی مگر محبوبِ انبیاء ﷺ کا ماہِ ولادت جلوہ فگن ہوا تو اِس کے اہتمام پر خود خرچ کرنے کی بجائے دوسروں کو بھی اِس سے منع کرتے رہے، یاد رہے کہ دنیا جہاں کی کوئی بھی خوشی آقائے دوجہاں ﷺ کی آمد کی خوشی سے بڑی نہیں، اِس کے مقابلے میں دنیا وجہاں کی ساری خوشیاں ہیچ ہیں۔

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خُم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
بزمِ توحید میں ہم بھی نہ ہوں، تم بھی نہ ہو
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہے وہ جہاں کی، جان ہے تو جہاں ہے
ہے جہاں میں جن کی چمک دمک، ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہی اِک مدینہ کے چاند ہیں، سب اُن ہی کے دم کی بہار ہے
اِنہیں کی بو مایۂ سمن ہے، اِنہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
اِنہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، اِنہیں کی رنگت گلاب میں ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا، وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہ ہے جان، جان سے ہے بقا، وہی بُن ہے بُن سے ہی بار ہے

﴿ اِصلاحی پہلو ﴾

گزشتہ صفحات کی گفتگو سے یہ بات صراحتاً ثابت ہوتی ہے کہ جشنِ عید میلادالنبی ﷺ کا اہتمام کرنا یقیناً مستحسن اور باعثِ اجر وثواب عمل ہے لیکن اِس موقع پر اگر اِنعقادِ میلاد کے بعض قابلِ اعتراض پہلوؤں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اُنہیں برقرار رہنے دیا جائے تو ہم میلادُ النبی ﷺ کے فیوض وبرکات سے محروم رہیں گے، جب تک اِس پاکیزہ جشن میں طہارت، نفاست اور کمال درجہ کی پاکیزگی کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو سب کچھ کرنے کے باوجود اِس سے حاصل ہونے والے مطلوبہ ثمرات سمیٹنا تو درکنار، ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولِ معظم ﷺ کی ناراضگی مول لیں گے، میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور جلوسِ میلاد کا سارا اہتمام چونکہ رسولِ محتشم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ہوتا ہے، اِس لئے اِس کا تقدس برقرار رکھنا اُسی طرح ضروری ہے جس طرح رسولِ اکرم ﷺ کی ظاہری حیات میں آپ کی مجلسِ مبارک کے آداب ملحوظ رکھے جاتے تھے، کیونکہ اَحادیث مبارکہ میں ہے کہ صبح وشام رسولِ اکرم ﷺ پر درود وسلام کے علاوہ آپ کی اُمت کے دوسرے نیک وبد اَعمال بھی پیش کیے جاتے ہیں، رسولِ اکرم ﷺ اچھے کام دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور برائی دیکھ کر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ [الشفاء: ۱/۱۹ ـ البدایہ والنہایہ: ۲۵۷/۴]

تو بالکل اِسی طرح ہماری یہ خوشیاں بھی رسول اکرم ﷺ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں، اگر ان میں صدق و اِخلاص شامل نہیں ہوگا تو رسول اکرم ﷺ کو ہماری ایسی محفلوں کے اِنعقاد سے کیا مسرت ہوگی؟ اور اَللّٰہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اپنے محبوب ﷺ کی خاطر کی جانے والی ایسی تقریب کو کیوں کر شرفِ قبولیت سے نوازے گا؟ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ میلادُ النبی ﷺ کا عقیدہ رکھنے والے اور جشن میلاد کے جلوس وغیرہ کا اہتمام کرنے والے رسول اکرم ﷺ سے اتنی مَحبت وعقیدت کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ میلاد کی خوشیوں کو جزوِ ایمان سمجھتے ہیں، یہ سب اپنی جگہ درست اور حق ہے مگر انہیں محفلِ میلاد کے تقاضوں کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے اس مبارک موقع کے فیوض و برکات سمیٹنے کیلئے ضروری ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ کے میلاد شریف کی ان پاکیزہ محفلوں میں اِس انداز سے شرکت کریں جس میں شریعتِ مطہرہ کے اَحکام کی معمولی خلاف ورزی بھی نہ ہونے پائے لیکن فی زمانہ بعض مقامات پر مقام و تعظیمِ رسالت سے بے خبر جاہل لوگ جشنِ میلاد کو بے شمار منکرات، بدعات اور محرمات سے ملوث کرکے بڑی نادانی کا مظاہرہ کرتے ہیں مثلاً بعض لوگ جلوسِ میلاد میں ڈھول ڈھماکے، فحش فلمی گانوں کی ریکارڈنگ، نوجوانوں کے رقص و سرور اور اِختلاطِ مرد و زن جیسے حرام و ناجائز اُمور کے مرتکب ہوتے ہیں جو اِنتہائی قابلِ اَفسوس اور قابلِ مذمت ہے اور اَدب و تعظیمِ رسول ﷺ کے منافی ہے، اِن نام نہاد عقیدت مندوں کو سختی سے سمجھانے کی ضرورت ہے، ہم اِیسے قبیح اَعمال کی سختی سے مذمت کرتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں کہتے کہ چند لوگوں کے اِس قبیح عمل کی وجہ محفلِ میلاد جیسی عظیم سعادت کو چھوڑ دیا جائے یا اُسے بدعت سیۂ جیسے القابات سے ملایا جائے بلکہ ہم اِس پاکیزہ محفلِ میلاد میں جو بھی غیر شرعی رسومات بعض مقامات پر مروج ہیں، اُن سب کی برائی بیان کرتے ہیں اور اِن برائیوں سے پاک محفلِ میلاد میں شرکت اپنی دنیاوی واُخروی نجات دائمی کا سبب سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں قرآن وسنت کے اَحکامات کو سمجھ کر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور مرتے دم تک ہمارا ایمان سلامت فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین!

﴿ ماخذ و مراجع ﴾

نمبر شمار	نام کتب	مطبوعہ
1	القرآن الکریم	
2	تفسیر روح المعانی، علامہ آلوسی بغدادی	مکتبہ امدادیہ ملتان
3	تفسیر بیضاوی، عبداللہ بن عمر بیضاوی	بیروت لبنان
4	تفسیر البحر المحیط، امام ابوالحیان اندلسی	دار الفکر بیروت
5	تفسیر الدر المنثور، علامہ جلال الدین سیوطی	قاہرۃ مصر
6	تفسیر جلالین، علامہ جلال الدین سیوطی	مکتبہ غوثیہ کراچی
7	تفسیر خازن، محمد بن حیسن	بیروت لبنان
8	تفسیر ابن کثیر، اسماعیل بن عمر	دار الفکر بیروت
9	تفسیر الکشاف، علامہ زمحشری	قاہرۃ مصر
10	تفسیر ضیاء القرآن، پیر کرم علی شاہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
11	صحیح بخاری، امام محمد بن اسماعیل	قدیمی کتب خانہ
12	صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج قشیری	قدیمی کتب خانہ
13	سنن ترمذی، امام محمد بن عیسی ترمذی	مکتبہ دار القران والحدیث
14	مشکوۃ المصابیح، شیخ ولی الدین عراقی	قدیمی کتب خانہ
15	فتح الباری شرح بخاری، علامہ ابن حجر عسقلانی	دار نشر الکتب اسلامیہ لاہور
16	الطبقات الکبری، ابن سعد	بیروت لبنان
17	المواہب اللدنیہ، محمد بن حیسن بن علی عسقلانی	بیروت لبنان
18	السنن الکبری، امام احمد بن حیسن بیہقی	مکہ مکرمہ مکتبہ دار الباز
19	تاریخ دمشق کبیر، ابن عساکر	بیروت لبنان
20	شرح زرقانی علی المواہب، علامہ زرقانی	دار الکتب العلمیہ بیروت
21	المستدرک، امام محمد بن عبداللہ حاکم	دار الکتب العلمیہ بیروت

22	خصائص کبری ،اردو،امام جلال الدین سیوطی	شبیر برادرز لاہور
23	البدایہ والنہایہ ،امام ابن کثیر	بیروت لبنان
24	المورد الروی فی مولد النبی ،ملا علی قاری	قاہرہ مصر، مکتبۃ القرآن لاہور
25	حسن المقصد فی عمل المولد،امام سیوطی	بیروت لبنان
26	لسان العرب ،ابن منظور	دار احیاء التراث بیروت
27	منجد، لوئیس معلوف	مکتبہ قدوسیہ
28	جواہر البحار ،یوسف بن اسماعیل نبہانی	دار الکتب بیروت